اِنسانی جغرافیہ

(Human Geography)

12

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بُک بورڈ، لاہور

اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس،
خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کُتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ابواب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
-1	انسانی جغرافیہ	1
-2	دُنیا کی آبادی	14
-3	انسانی بستیاں	42
-4	معاشی سرگرمیاں	62
-5	سیاسی جغرافیہ	77
-6	قدرتی آفات	91
-7	فرہنگ	116
-8	کتابیات	118

مصنفین: پروفیسر اسرار الدین، صدر شعبہ جغرافیہ، پشاور یونیورسٹی، پشاور
پروفیسر میاں محمد اسلم (مرحوم)
محمد رفیق (ایسوسی ایٹ پروفیسر، جغرافیہ)
نذیر احمد خالد (اسسٹنٹ پروفیسر جغرافیہ، ریٹائرڈ)

ارکان ریویو کمیٹی: ڈاکٹر محمد نصرِ من اللہ بھلی (اسسٹنٹ پروفیسر، جغرافیہ)
محمد عرفان (لیکچرار، جغرافیہ)
ڈاکٹر ثروت ندیم (سینئر ماہرِ مضمون، جغرافیہ)
محمد عمران (لیکچرار، جغرافیہ)
شہزاد الیاس (ماہر مضمون، جغرافیہ)

نگران طباعت: شمس الرحمن (ماہر مضمون جغرافیہ PCTB)

ڈائریکٹر مسوّدات: ڈاکٹر عبداللہ فیصل
ڈپٹی ڈائریکٹر (آرٹ اینڈ ڈیزائن): غلام محی الدّین

لے آؤٹ اینڈ ڈیزائننگ: منال طارق
کمپوزنگ: عمیر طارق
تجرباتی ایڈیشن

باب
1

اِنسانی جغرافیہ
(Human Geography)

حاصلاتِ تعلّم
(Student's Learning Outcomes)

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ انسانی جغرافیہ کی تعریف کر سکیں۔
☆ انسانی جغرافیہ کی وسعت کی وضاحت کر سکیں۔
☆ انسانی جغرافیہ کی شاخوں کو بیان کر سکیں۔
☆ زمین کو قابلِ رہائش سیارہ بنانے والے عوامل کی شناخت کر سکیں۔
☆ انسان اور ماحول کے درمیان تعلق کو مختلف عوامل (آب و ہوا، طبعی خدوخال، پانی، جنگلات اور دوسرے جانداروں) کے حوالے سے بیان کر سکیں۔

تعارف (Introduction)

جغرافیہ کا آغاز قدیم یونان سے ہوا۔ لفظ جغرافیہ کی اصطلاح اریٹوس تھینیز (Eratosthenes) نے پہلی بار استعمال کی جسے بابائے جغرافیہ (Father of Geography) بھی کہا جاتا ہے۔ جغرافیہ دراصل دو الفاظ کا مجموعہ ہے۔ جس میں سے ایک 'GE' جس کا مترادف انگریزی حرف 'Geo' ہے اور اس کا مطلب زمین (Earth) ہے۔ اور دوسرا گرافیئن (Grapheine) جس کا انگریزی مترادف 'Graphy' یعنی بیان کرنا ہے لہٰذا اس کا لفظی مطلب زمین کا بیان (Description of Earth) ہے۔

ماحول اور انسان

زمانہ قدیم میں جغرافیہ زمینی خدوخال، پہاڑ، دریا، سمندر، جھیلوں اور میدانوں کے علاوہ مختلف علاقوں کے حالات، آب و ہوا، جنگی داستانوں تک ہی محدود تھا، لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اس کا دائرہ کار وسیع ہوتا گیا اور یہ علم قدرتی ماحول کے مطالعہ کا احاطہ کرنے لگا۔ پھر جغرافیہ کی تعریف یوں کی گئی یعنی جغرافیہ میں ''زمین اور اس کے گردونواح کا مطالعہ کیا جاتا ہے'' بعد ازاں اس میں انسانی سرگرمیوں کی معلومات بھی شامل کر دی گئیں۔ پھر انسان کو مدِّنظر رکھتے ہوئے کہا گیا کہ ''جغرافیہ کائنات اور اس کے باشندوں کا علم ہے'' یعنی اس تعریف میں باشندوں کے لفظ کا اضافہ کیا گیا، لیکن ان خیالات میں صرف طبعی ماحول اور انسانی ترقی کا ہی ذکر ملتا ہے اور پھر اس میں انسان، زمین اور ماحول کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنی شروع کی گئی تو دورِ حاضر کے جغرافیہ دانوں

نے انسان، زمین اور ماحول کا باہمی تعلق واضح کر کے مختلف طبعی اور انسانی خدوخال کی وضاحت سوالیہ انداز میں ''کیا''، ''کیوں'' اور ''کیسے'' کی بنیاد پر کی اور ان سے متعلق مختلف مراحل کی بھی تشریح کی۔ یعنی جغرافیہ زمین کے تمام خدوخال ان کی علاقائی تقسیم اور ان کے انسانی زندگی پر اثرات پر بحث کرتا ہے۔

لہٰذا جغرافیہ سطح زمین پر پائے جانے والے طبعی اور انسانی خدوخال کے مطالعہ کو کہتے ہیں چونکہ سطح زمین کے مختلف حصوں میں تنوع پایا جاتا ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ سطح زمین پر پائے جانے والے اختلافات کے علاقائی مطالعہ کا نام علمِ جغرافیہ ہے۔ 1958ء میں بین الاقوامی جغرافیائی کانفرنس میں جغرافیہ کی تعریف یوں کی گئی ''علم جغرافیہ زمین کو انسان کا مسکن سمجھتے ہوئے اس طرح سے بیان کرتا ہے کہ انسان اور زمین کا باہمی تعلق ثابت ہو'' اسی طرح جدید نظریہ کے مطابق ''جغرافیہ زمین کے تمام ارضی نقوش، ان پر انسانی سرگرمیوں کے اثرات اور انسانی ماحول کی ہم آہنگی پر بحث کرتا ہے'' لہٰذا انسانی جغرافیہ انسانی ماحول کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

انسانی جغرافیہ (Human Geography)

علمِ جغرافیہ کی دو بڑی شاخوں میں سے ایک انسانی جغرافیہ (Human-Geography) ہے۔ انسان کا اپنے ماحول کے ساتھ جو رشتہ ہے، اس کو صحیح طور پر اجاگر کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایک طرف ہم زمین کے طبعی (Physical) اور ثقافتی (Cultural) عناصر کا مطالعہ کریں اور دوسری طرف ان عناصر کے باہمی تعلق اور ردِعمل کے نتیجے میں جو نتائج زمین پر مرتب ہو رہے ہیں ان کا بھی تفصیلی جائزہ لیں۔ نیز ماحول اور انسان کے درمیان جو عمل اور ردِعمل (Action and Re-action) ہو رہا ہے اس کا بھی مطالعہ کریں۔ اسی طرح انسان کے چاروں اطراف جو ماحول نظر آ رہا ہے اس میں قدرت کی پیدا کردہ اشیا ہیں مثلاً پہاڑ، دریا، نباتات، آب و ہوا وغیرہ تو دوسری طرف بہت سی چیزیں خود انسان کی پیدا کی ہوئی ہیں مثلاً بستیاں، ذرائع آمد و رفت، زراعت اور صنعت وغیرہ ان سب کے باہمی تعلق کا مطالعہ انسانی جغرافیہ کا موضوع ہے۔

اِنسانی جغرافیہ کی تعریف (Definition of Human Geography)

انسانی جغرافیہ کی بنیاد رٹر (Ritter) اور ہمبولٹ (Humboldt) نے رکھی۔ بیسویں صدی کی اِبتدا میں فرانس کے جغرافیہ دان پال وائیڈل ڈی لا بلاشے (Paul Vidal de la Blache) نے بشری جغرافیہ کو علم جغرافیہ کی ایک شاخ کی حیثیت سے متعارف کرایا۔ اس کے خیال کے مطابق انسان اور اس کے قدرتی ماحول سے تعلق اور روابط کے مطالعہ کو بشری جغرافیہ کہا جاتا ہے۔ کرۂ ارض پر انسان کے تمام مشاغل اور جدوجہد کے مطالعہ کا نام انسانی جغرافیہ ہے، اسے بعض اوقات ثقافتی جغرافیہ (Cultural Geography) بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں انسان کا رہن سہن، زبان اور آرٹ، رشتے ناطے، مذہب، تعمیرات اور زندگی گزارنے کے مختلف طریقے شامل ہیں۔
مشہور جغرافیہ دان ایل ڈی سٹیمپ (L.D Stamp)، جو کہ برما یونیورسٹی میں پروفیسر تھا اس نے انسانی جغرافیہ کی تعریف یوں کی ہے۔ ''اس میں زمین کا مطالعہ بحیثیت انسان کے مسکن کے کیا جاتا ہے اور کس حد تک انسان ماحول کو تسخیر کر سکتا ہے'' اور اسی طرح ڈاکٹر قاضی سعیدالدین احمد انسانی جغرافیہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ ''انسانی جغرافیہ میں زمین کا مطالعہ انسان کی عملی زندگی کی جولانگاہ کی حیثیت سے کرتا ہے اور اس امر کی وضاحت کرتا ہے کہ انسان کی جدوجہد کا اس کے قدرتی ماحول سے کیا تعلق ہے۔'' اسی طرح انسانی جغرافیہ 'علاقائی

اختلافات اور سطح زمین پر پائی جانے والی منظم سرگرمیوں کے مطالعہ کو کہتے ہیں''

جب کہ رٹزل (Ratzel) نے انسانی جغرافیہ کی تعریف یوں بیان کی ہے۔''انسانی جغرافیہ، انسانی معاشروں اور سطح زمین کے باہمی تعلق کے مطالعہ کو کہتے ہیں''۔ جرمن جغرافیہ دان ایلن چرچل سیمپل (Ellen Churchill Semple) انسانی جغرافیہ کی تعریف اس طرح کرتی ہے کہ انسانی جغرافیہ، انسانی حرکات اور غیر مستحکم زمین کے درمیان تعلق کا مطالعہ کرتا ہے۔

پال وائیڈل ڈی لا بلاشے (Paul Vidal de la Blache) نے انسانی جغرافیہ کی تعریف ایسے بیان کی ''طبعی قوانین جو کہ ہماری زمین کے نظام کو چلاتے ہیں اور ان کا انسانوں پر اثر جو اس پر رہتے ہیں، ان کے تعلق کا نتیجہ انسانی جغرافیہ ہے'' اور انسانی جغرافیہ کی تعریف یوں بھی کی جاتی ہے۔''انسانی جغرافیہ انسانوں اور زمین کے تعلق کے بارے میں نئے خیالات فراہم کرتا ہے۔''

انسانی جغرافیہ کی وسعت (Scope of Human Geography)

انسانی جغرافیہ کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ ایک طرف اگر یہ انسانی معاشرتی و معاشی تنظیم اور ثقافتی گروہ بندی کے بے شمار پہلوؤں مثلاً ان کے طرزِ بود و باش، مکانات، زراعت، صنعت و حرفت جیسے وسائل وغیرہ پر بحث کرتا ہے تو دوسری طرف انسانی ثقافت کے ان عناصر کو اجاگر کرنے کی کوشش کرتا ہے جو دنیا کے مختلف علاقوں کو ایک دوسرے سے ممتاز کرتے ہیں۔

اس میں دنیا میں پائے جانے والے انسانی معاشروں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر ان معاشروں کی عالمی تقسیم اور ان کا طبعی اور انسانی ماحول اور ان کے عوامل جو ان معاشروں کے بننے کا سبب ہیں۔ اس طرح اس میں انسانی نسلوں کا مطالعہ بھی کیا جاتا ہے۔ جس میں اس کی آبادی کی تقسیم، گنجان آباد علاقے، کم آباد علاقے اور ان کی وجوہات اور جغرافیائی عوامل جو ان کی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی اور ان کی انسانی سرگرمیاں شامل ہیں۔ ماضی میں آبادیوں کی نقل مکانی صرف بھوک، خوراک، بیماری اور قحط کی وجہ سے ہوتی تھی۔

آج کا انسان تعلیم، روزگار اور بہتر مستقبل کے لیے بھی اپنے خاندان کو لے کر ایک خطے سے دوسرے خطے اور ایک براعظم سے دوسرے بر اعظم کی جانب منتقل ہوتا ہے جیسا کہ ایشیا کے زرعی معاشروں سے انسان یورپ کے صنعتی معاشرے کی طرف منتقل ہو رہا ہے۔ انسانی جغرافیہ دوسری سماجی سائنسی علوم کے ساتھ تعلق پیدا کرتا ہے، جسے نفسیاتی جغرافیہ، معاشی جغرافیہ، عمرانی جغرافیہ، ماحولیاتی جغرافیہ اور شہری جغرافیہ وغیرہ۔

یہ ہمیں دنیا کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے چونکہ یہ زمین کا علم ہے۔ جس پر ہم رہتے ہیں اور ان حالات سے آگاہی دیتا ہے جس سے ہم کسی مقام پر رہتے ہوئے لطف اندوز ہوتے ہیں مثلاً وہاں کی ثقافت اور اس کے مختلف عناصر جیسے زبان، ادب، آرٹ، فنون، تعمیرات، رسومات، رواج، سماجی رشتے، رابطے، اخلاقیات وغیرہ تمام وہ جغرافیائی عوامل ہیں جو کسی بھی جگہ رہتے ہوئے کسی معاشرہ یا گروہ کی اقدار کو ترتیب دیتے ہیں۔ ان خصوصی حالات میں ایک خاص قسم کی ثقافت جنم لیتی ہے۔ میسوپوٹیمیا یعنی دجلہ و فرات جیسے بابل کی تہذیب، وادی سندھ کی تہذیب، گنگا جمنا کی تہذیب، منگول تہذیب کا اپنا اپنا زندگی گزارنے کا طریقہ تھا، جس میں انسانی جغرافیہ ان کو ان عناصر کے تجزیہ کے لیے منفرد درجہ دیتا ہے۔

یہ ہمیں مختلف تہذیبوں، ثقافتوں اور علاقوں کے درمیان فرق معلوم کرنے میں مدد دیتا ہے جس کی بنیاد پر ہم دنیا کو مختلف خطوں میں تقسیم کر سکتے ہیں جیسے افریقہ کا خطہ، عربی سامی خطہ اور اینگلو امریکن (Anglo-American) خطہ وغیرہ۔ اس میں ہم

کسی علاقے کے لوگوں کے معاشرتی، معاشی اور سیاسی نظام سمجھنے میں مدد حاصل کرتے ہیں اور کامیاب علاقوں کے نمونوں کو دیگر دنیا پر رائج کیا جاتا ہے اور پھر ان سے آئندہ مشکلات اور مسائل کو حل کرنے میں مدد ملتی ہے جس سے انسانوں کا رہن سہن قدرے آسان ہو جاتا ہے۔ اس سے مختلف علاقوں میں پائی جانے والی صنعتوں، وسائل، مسائل اور مشکلات کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کے حل کی طرف کاوشوں میں مدد ملتی ہے۔ جس میں خوراک کی قلت، بیماری، بھوک افلاس، وبائی امراض وغیرہ شامل ہیں۔ مہاجرین، جنگوں، قدرتی آفات اور دیگر انسانی مسائل کو حل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ جغرافیہ میں دو بنیادی باتیں زیرِ بحث ہیں ایک یہ انسانی معاشرے کا علم ہے اور اس میں نئے خیالات کا ارتقاء ہوتا ہے اور دوسرا اس زمین کے بارے میں جاننے کی جستجو جس پر لوگ رہتے ہیں۔ انسانی جغرافیہ کی ابتداء مختلف ممالک میں سماجی اور طبعی سائنس کے ساتھ ہوتی ہے۔

انسانی جغرافیہ کی شاخیں (Branches of Human Geography)

انسانی جغرافیہ ایک وسیع مضمون ہے جو مختلف انوع و اقسام کے موضوعات کا مطالعہ کرتا ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ مختلف علوم میں ترقی کے ساتھ اس کی مندرجہ ذیل شاخیں بن گئی ہیں جو دنیا میں انسانی سرگرمیوں کے مختلف پہلوؤں کا تفصیل سے مطالعہ کرتی ہیں۔

1- ثقافتی جغرافیہ (Cultural Geography)

انسانی جغرافیہ کی اس شاخ میں مختلف علاقوں کے باشندوں کی رسم و رواج، عادات و اطوار اور رہن سہن کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ثقافت کے لفظی معنی پختگی کے ہیں لہٰذا رسم و رواج وقت کے ساتھ پختہ ہو جائیں تو ثقافت کہلاتے ہیں۔

2- معاشی جغرافیہ (Economic Geography)

کسی بھی علاقے میں انسانوں کی اقتصادی سرگرمیوں اور انسانوں کے روزی کمانے کے ذرائع (Economic Activities) کا مطالعہ معاشی جغرافیہ کہلاتا ہے۔

3- آبادی کا جغرافیہ (Population Geography)

جغرافیہ کی اس شاخ میں انسانی آبادی، آبادی کی تقسیم، آبادی کی ساخت اور آبادی کے تناسب اور خصوصیات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

4- طبّی جغرافیہ (Medical Geography)

انسانی جغرافیہ کی اس شاخ میں انسانوں کو مختلف علاقوں میں لاحق بیماریوں اور ان پر جغرافیائی عوامل کے اثرات کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور اس طرح مختلف بیماریوں کے علاقوں کی نشان دہی کی جاتی ہے کہ کون سی بیماری کس ماحول کی پیداوار ہے۔

5- سیاسی جغرافیہ (Political Georaphy)

جغرافیہ کی اس شاخ کی ابتدا 1930ء میں ہوئی۔ اس میں مختلف ممالک کی حدود، سرحدوں، سرحدی معاہدات اور Geo Politics کی معلومات شامل ہیں۔

6-تاریخی جغرافیہ (Historical Geography)

ماضی میں مختلف انسانی خدوخال، تہذیب وتمدن، حکمرانی اور سلطنتوں کا مطالعہ تاریخی جغرافیہ کہلاتا ہے۔

7-مذاہب کا جغرافیہ (Geography of Religions)

انسانی جغرافیہ کی اس شاخ میں مختلف مذاہب کی تاریخ، ان کا آغاز، علاقے، پھیلاؤ اور پیروکاروں کی تقسیم کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

8-زبانوں کا جغرافیہ (Linguistic Geography)

انسانی جغرافیہ کی اس شاخ میں دنیا کے مختلف حصوں میں پائی جانے والی زبانوں، ان کا آغاز، ان کا پھیلاؤ اور بولنے والوں کی تعداد کے بارے معلومات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

9-اقامتی/بستیوں کا جغرافیہ (Settlement Geography)

بستیوں کے جغرافیہ میں مختلف انسانی بستیوں، بستیوں کی اقسام اور اِرتقا اور بستیوں کے نمونہ کے بارے میں مطالعہ کیا جاتا ہے۔انسانوں کا اکٹھے گھر بنا کر رہنا بستی کہلاتا ہے

10-شہری جغرافیہ (Urban Geography)

شہری بستیوں، بستیوں کے نمونے اور اقسام کا مطالعہ شہری جغرافیہ کہلاتا ہے یعنی ایسے علاقے جن میں آبادی کا سائز بڑا اور حکومتی نمائندے انتظامی سرگرمیاں کنٹرول کرتے ہوں، شہر کہلاتے ہیں۔

11-دیہی جغرافیہ (Rural Geography)

دیہی علاقوں کے مختلف جغرافیائی پہلوؤں کے سماجی استحکام، سماجی ربط کا مطالعہ دیہی جغرافیہ کہلاتا ہے۔یعنی جہاں انسانوں کا زیادہ تر پیشہ زراعت ہو۔

12-شماریاتی جغرافیہ (Statistical Geography)

مختلف انسانی خدوخال اور خصوصیات کے بارے میں اعدادوشمار کے ذریعے مطالعہ شماریاتی جغرافیہ کہلاتا ہے اور اسی وجہ سے جغرافیہ میں مقداری جانچ کا طریقہ رائج ہوا۔

13-حربی جغرافیہ (Military Geography)

جنگی معلومات، جنگی نقشے اور عسکری اہمیت کے علاقوں اور مقامات کی نشان دہی، مشہور جنگوں کے (Stratgic Plan) کا مطالعہ حربی جغرافیہ کہلاتا ہے۔

14-ماحولیاتی جغرافیہ (Environmental Geography)

کرہِ ارض پر کسی بھی انسان کے گرد حالات کا مجموعہ ماحول کہلاتا ہے یعنی زمین کے کسی حصے پر حالات کا مجموعہ جو اس پر رہنے والے انسانوں کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے اور اس میں جغرافیائی عوامل کا عمل بھی شامل ہو ماحولیاتی جغرافیہ کہلاتا ہے۔

15- تجارتی جغرافیہ (Commercial Geography)

مختلف علاقوں کے درمیان پائی جانے والے اشیا، وسائل اور پیداوار کی تقسیم، ان کا تبادلہ اور ان کا بہاؤ جغرافیہ کی اس شاخ میں موضوع بحث آتا ہے۔ جے رسل (J. Rossel) کے مطابق: ''اس میں انسانی مشاغل کی تشریح اور تجزیہ کیا جاتا ہے۔''

16- صنعتی جغرافیہ (Industrial Geography)

مختلف صنعتی سرگرمیوں پر اثر انداز ہونے والے جغرافیائی عوامل کا مطالعہ جس میں صنعتوں کا محل وقوع، مارکیٹ، خام مال اور مزدوروں کے بارے معلومات شامل ہوں صنعتی جغرافیہ کہلاتا ہے۔

17- زرعی جغرافیہ (Agricultural Geography)

زرعی جغرافیہ میں زرعی سرگرمیوں، مختلف فصلوں کی کاشت، ٹیکنالوجی، فصلوں کی پیداوار اور فصلوں کے علاقوں پر اثر انداز ہونے والے جغرافیائی عوامل کا تفصیلاً مطالعہ کیا جاتا ہے۔

کرہِ ارض بحیثیت انسانی مسکن (Earth as Home for Human Being)

اِنسان کرہ اَرض پر رہتا ہے۔ زمین اسے رہائش فراہم کرتی ہے۔ زمین انسان کا مسکن ہے لیکن مختلف قسم کے جغرافیائی حالات مثلاً سطح زمین، آب و ہوا، نباتات، حیوانات اور دیگر عوامل مل کر اسے انسان کے لیے سازگار بناتے ہیں۔ چوں کہ کرہ ارض پر ہر جگہ تنوع پایا جاتا ہے لہٰذا ساری زمین قابل رہائش نہیں ہے۔ انتہائی سرد علاقے، گرم صحرائی علاقے اور بلند پہاڑی کے علاقے کم آباد ہیں جبکہ میدانی علاقے، خصوصاً دریائی وادیاں، گنجان آباد ہیں ایک اندازے کے مطابق 2/3 سے زیادہ آبادی میدانی علاقوں میں رہتی ہے۔ ان طبعی عوامل کے علاوہ کچھ ثقافتی عوامل بھی انسانی آبادکاری کو بسانے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں جیسے بلند پہاڑی علاقوں پر تفریح گاہیں، عرب کے ریگستانی علاقے میں تیل کی معدنیات، روزگار اور یورپ کے سرد علاقوں میں تعلیم اور شہری سہولیات اسے انسانوں کے لیے پرکشش بناتی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ انسان نے سائنس اور ٹیکنالوجی کی مدد سے حالات کو کنٹرول کر کے کافی حد تک سازگار بنالیا ہے۔ لیکن اب بھی لباس خوراک اور طبعی خصوصیات انسانوں کے رہن سہن اور بود و باش پر اثر انداز ہوتی ہیں، لیکن خوراک اور پانی انسان کی ازلی ضروریات ہیں وہ قریباً کرہ ارض کے ہر حصے پر پائی جاتی ہیں۔

ماحول کا تصور

ہماری زمین آج سے کوئی 4500 ملین سال پہلے وجود میں آئی جبکہ انسان کی تاریخ محض چند لاکھ سال پرانی ہے۔ شروع میں انسان غاروں اور جنگلوں میں رہتا تھا اور اپنی بنیادی ضروریات زندگی جانوروں کا شکار کر کے اور درختوں کے پتوں سے کرتا تھا۔ بعد میں

دریائی علاقوں میں زراعت کی ابتدا14000 سال قبل میسوپوٹیمیا موجودہ عراق میں ہوئی اور دس ہزار سال قبل مویشی پروری کا آغاز ایران کے پہاڑی علاقوں اور ترکی میں اناطولیہ کی سطح مرتفع سے ہوا۔ اور اسی دور میں خانہ بدوش انسان مستقل آباد ہوئے اور آج کا انسان اپنا تہذیبی سفر طے کرتے ہوئے یہاں تک پہنچا ہے۔ ریاست کا موجودہ تصور تقریباً5500 سال قبل سامنے آیا اور اسی طرح شہر بندی کا آغاز ہوا۔ کرہ ارض کے 29 فی صد پر خشکی اور 71 فی صد حصہ پانی سے گھرا ہوا ہے اور خشکی کا 10% فی صد حصہ قابل کاشت ہے اور وہی انسانی مسکن خیال کیا جاتا ہے اس میں بھی کافی علاقے غیر آباد ہیں اور خشکی سے ندیاں سمندر کی طرف بہتی ہیں، جس سے آبی چکر رواں دواں ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ سمندر اور ندیاں خوراک کے بڑے ذخیرے ہیں جن میں نہ صرف ان کے کنارے بسنے والے انسان، جانور بلکہ ان کے اندر رہنے والے جاندار (مچھلیاں، پودے وغیرہ) بھی مستفید ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ تجارتی سرگرمیاں اور کاروبار کا ذریعہ بھی ہیں۔ یہ سب ایک ارتقائی عمل سے گزرتے ہوئے موجودہ تہذیب تک پہنچے ہیں۔ کرہ ارض پر ان تمام سرگرمیوں کے پیچھے وسائل کی تقسیم، ان کا استعمال، محل وقوع اور سہولیات کافی حد تک شامل ہے۔ یورپ کوئلے اور صنعت کی وجہ سے ترقی یافتہ ہے۔ ایشیا اور افریقہ کے لوگ دریاؤں کی وجہ سے زراعت سے وابستہ ہیں۔ جاپان انرجی کی پیداوار کی وجہ سے صنعتی میدان میں آگے ہے۔

انسان اور ماحول (Man and Environment)

اِنسان اور اس کے قدرتی ماحول کا آپس میں کتنا گہرا رشتہ ہے۔ اس موضوع پر عرصہ دراز سے جغرافیہ دان بحث کرتے آرہے ہیں۔ انسان کی سرگرمیوں پر ماحول کا کتنا عمل دخل ہے اور اس کے اپنے ارادے کا کتنا عمل دخل ہے۔ جس ماحول میں جس انداز سے وہ رہ رہا ہے کیا یہ سب کچھ اس کے ماحول کے اثرات کا نتیجہ ہے یا اس میں اس کے اپنے اختیار کو بھی دخل ہے؟ سطح زمین پر رہتے ہوئے کسی بھی انسان کے اردگرد مادی اور غیر مادی اشیا اور مختلف قسم کے حالات کا مجموعہ ماحول ہے۔ یہ اشیا اور حالات دو قسم کے ہوتے ہیں جو کہ ماحول کو بھی طبعی اور انسانی دو حصوں میں منقسم کر دیتے ہیں۔ طبعی ماحول قدرت کی عطا ہے اور ثقافتی ماحول خالصتاً اِنسانی افعال اور اعمال کا مجموعہ ہوتا ہے۔ مختلف علاقوں میں انسان اور ماحول کا باہمی تعلق قدرے مختلف ہے۔ پسماندہ علاقوں میں انسان کلی طور پر ماحول کا محتاج ہے جبکہ ترقی یافتہ اقوام میں محدود پیمانے پر ماحول میں تبدیلی کر کے اسے اپنے مطابق ڈھال لیا ہے۔ اس کے ثمرات نے فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ، صنعتی ترقی کا پہیا تیز اور ثقافتی سرگرمیوں کو نئی جہت دی ہے۔

طبعی ماحول کے عوامل کا انسان پر اثر (Impact of Physical Environment on Man)

طبعی نقوش (Physical Landform)

کسی بھی علاقے کی سطح اور سطحی خدوخال پہاڑ، میدان، سطح مرتفع اور ریگستان اس علاقے میں بسنے والے انسانوں کی زندگی پر کافی حد تک اثر انداز ہوتے ہیں۔ پہاڑ مختلف علاقوں کے درمیان حائل ہو کر دیوار کی شکل میں دونوں علاقوں کو ایک دوسرے سے الگ کر دیتے ہیں۔ جیسے پاکستان اور چین کے درمیان کوہ ہمالیہ اور کوہ قراقرم کا پہاڑی سلسلہ واقع ہے جس سے نہ صرف ہمارے علاقے میں وسط ایشیا سے آنے والی یخ بستہ ہواوں کا راستہ روکا بلکہ ساتھ ساتھ وسطی ایشیائی ثقافت، تہذیب، رسم ورواج، حالات اور رہن سہن بھی جنوبی ایشیائی

علاقوں تک نہ پہنچ سکا۔اسی طرح یورال کا پہاڑی علاقہ ایشیا اور یورپ کے درمیان سرحد ہے یہاں واحد ملک روس کے ہوتے ہوئے بھی وہاں تنوع پایا جاتا ہے، لیکن پہاڑ معدنیات، تفریح گاہیں، جنگلات جنگلی پیداوار اور خوشگوار موسم کی فراہمی میں اثرانداز ہوتے ہیں جس سے جملہ انسانی سرگرمیاں، سیاحت، ٹورگائیڈ ہوٹل، ٹرانسپورٹ، مواصلات وغیرہ کو فروغ ملتا ہے اور علاقے ترقی کرتے ہیں۔ آبادی اور آبادکاری میں اضافہ ہوتا ہے اور اگر ویران علاقے جو صرف گلہ بانی کے لیے استعمال ہوتے ہیں مختلف قسم کی انسانی سرگرمیوں کا مرکز بن جاتے ہیں۔

طبعی نقوش

آب وہوا (Climate)

انسانی سرگرمیاں مکمل طور پر آب وہوا کے زیراثر ہوتی ہیں اور کسی علاقے کی ثقافت کا بیشتر حصہ آب وہوا کے مطابق ترتیب پاتا ہے۔سرد علاقوں میں انسانوں کی خوراک مرغن ہوتی ہیں جبکہ گرم علاقوں میں ٹھنڈے مشروبات زندگی کا حصہ ہیں سرد علاقوں کے لباس موٹے ہوتے ہیں جو انسانوں کو ممکنہ سردی سے بچاتے ہیں۔گرم علاقوں کے لوگ باریک اور ڈھیلا ڈھالہ لباس استعمال کرتے ہیں۔سرد علاقوں کا طرز تعمیر بند ہوتا ہے جہاں سے ہوا کا گزر کم ہو لیکن گرم علاقوں میں کھلی ہوا دار تعمیرات ڈیزائن کی جاتی ہیں۔مرطوب علاقوں میں لوہے کا استعمال کم سے کم رکھا جاتا ہے۔بارش کی مقدار کے مطابق چھت ڈیزائن کی جاتی ہے۔جیسے برفباری کے علاقوں میں مخروطی چھت، میدانی علاقے میں ہموار چھت اور صحرائی علاقوں صرف گھاس کے تنکوں سے ہی چھت کا کام لیا جاتا ہے، کیونکہ وہاں بارش نہیں ہوتی اور صرف سایہ چاہیے ہوتا ہے صحرائی علاقوں کے باشندے بارش، نکاسی آب اور سیلاب سے ناواقف ہوتے ہیں۔اب انسان نے مختلف علاقوں میں آب وہوا کو استعمال کرنا شروع کرلیا ہے جیسے سیلابی پانی کو ڈیم میں جمع کیا جاتا ہے جس سے نہ صرف پانی، زرعی مقاصد کے لیے ملتا ہے بلکہ اس سے سستی بجلی پیدا کی جاتی ہے جس سے مختلف قسم کی صنعتوں کا پہیا چلتا ہے۔

آب وہوا اور انسانی بستیاں

غرض انسانی خوراک، رہائش، لباس، تہوار، رسم ورواج، روایات، عادات واطوار، سیاست اور ثقافت، آب وہوا سے متاثر ہوتی ہے۔برفانی علاقوں پر ہر کام کے لیے برف کے پگھلنے کا انتظار کیا جاتا ہے۔زرعی علاقوں میں فصل کی پیداوار آنے پر بہت سی ثقافتی سرگرمیاں دیکھنے کو ملتی ہیں۔عرس، میلے اور اجتماعات عام طور پر معتدل موسم یعنی قابلِ برداشت گرمی اور سردی کے دوران ہی منعقد ہوتے ہیں۔ بین الاقوامی مقابلہ جات، اولمپکس اور دیگر ٹورنامنٹ موسمی حالات کو مدنظر رکھ کر ترتیب دیے جاتے ہیں۔پاکستان میں سیاحت کے موسم کا آغاز جون سے ہوتا ہے اور اگست تک تمام سیاحتی مقامات پر رش رہتا ہے کیونکہ اسی دوران یہاں کا موسم عمدہ ہوتا ہے۔

پانی (Water)

پانی انسانی زندگی کے لیے لازم ہے۔خوراک اور پانی انسانی بقا کے ضامن ہیں لہذا ماضی کی قدیم بستیاں دریاؤں کے کنارے آباد ہیں جیسے لندن دریا ٹیمز (Thames) کے کنارے، پیرس دریائے سین (Seine)، پشاور دریائے کابل کے کنارے، دہلی دریائے جمنا کے کنارے، لاہور دریائے راوی کے کنارے، ملتان دریائے چناب کے کنارے آباد ہے جس سے نہ صرف پانی بلکہ ماہی گیری اور نقل و حمل جیسی دوسری سرگرمیاں بھی جنم لیتی ہیں۔ ماضی قریب میں ان دریاؤں میں چھوٹے بحری جہاز چلتے تھے جس سے اشیا پیداوار اور خاص طور پر خوردنی نمک (کھیوڑہ) سے کشتیوں کے ذریعے متحدہ ہندوستان کے دوسرے علاقے تک لے جایا جاتا تھا اور ان کا جنکشن پنجند کا مقام تھا جہاں سے ٹریفک ایک دریا سے دوسرے دریا کی طرف مڑ کر دوسرے علاقے تک جاتی تھی۔

آج کل کے صنعتی دور میں مختلف صنعتوں کو وافر مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔جیسے ٹیکسٹائل انڈسٹری (Textile Industry)، آئرن اور اسٹیل انڈسٹری (Iron and Steel Industry)، ماربل سٹون انڈسٹری (Marble Stone Industry)، شوگر انڈسٹری (Sugar Industry)، سیمنٹ انڈسٹری (Cement Industry) وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ان میں سب سے زیادہ پانی ٹھنڈا کرنے کے عمل (Cooling Process) کے لیے درکار ہوتا ہے، بلکہ کپڑے رنگنے کے لیے اور پتھر کی کٹائی میں بھی پانی درکار رہوتا ہے۔ماہرین کا خیال ہے کہ پانی زندگی کا دوسرا نام ہے۔ جہاں پانی ہے وہاں زندگی ہے۔

جنگلات (Forests)

انسانوں کے لیے زمین پر خوراک اور وسائل کا بڑا ذریعہ جنگلات ہیں۔ جنگلات سے لکڑی، چھال، روغن، طبی جڑی بوٹیاں، تیل اور دیگر بہت سی اشیا حاصل ہوتی ہیں۔ یہ جانوروں کی بڑی اماج گاہ اور شکار گاہیں ہوتی ہیں جنگلات میں ریسٹ ہاؤس اور دیگر سرگرمیاں

جنگلات

ہوتی ہیں۔اس کے علاوہ جنگلات کئی صنعتوں کو خام مال فراہم کرتے ہیں مثلاً لکڑی، فرنیچر سازی، عمارتی لکڑی، ایندھن، آرائشی سامان، کاغذ

سازی، ماچس سازی کی صنعت، ادویات، میڈیسن، رنگ وروغن، کیمیاوی صنعت اور ہوٹل وغیرہ۔

سیاحت سے مختلف علاقوں میں لوگوں کو روزگار ملتا ہے۔ اور علاقے کی ترقی ہوتی ہے آنے جانے کے لیے راستے بنتے ہیں اور انسانوں کے خیالات اور کاروباری سوچ میں اضافہ ہوتا ہے۔جس سے وہ تعلیم،صحت اور تمدّن کے لیے کوشش شروع کرتے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ کسی ملک کی ترقی کے لیے اس کے 25 فیصد رقبے پر جنگلات کا ہونا ضروری ہے کیونکہ درخت، قدرت کا حسن ہیں اور ماحول کو سازگار بنانے میں مدد دیتے ہیں۔ پودے سانس لینے کے عمل سے فضا میں نمی چھوڑتے ہیں جس سے عمدہ موسم ترتیب پاتا ہے اور گرمی کی شدّت میں کمی آتی ہے بارش کی مقدار میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ زمین میں نمی کا تناسب بڑھ جاتا ہے اور سایہ کی وجہ سے زمین میں نمی محفوظ کرنے کا عمل زیادہ ہوتا ہے اور طوفانی ہواؤں کو روک لیتے ہیں۔ اس طرح انسانی بستیاں آفات سے محفوظ ہوجاتی ہیں۔ زراعت میں ترقی ہوتی ہے اور زرعی خام مال سے بننے والی صنعتوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے اور انسان نہ صرف سماجی بلکہ معاشی طور پر بھی سکھ کا سانس لیتا ہے۔ درخت آکسیجن فراہم کرتے ہیں ماحول میں کاربن ڈائی اکسائیڈ کو کم کرتے ہیں اور فضائی آلودگی میں ممکنہ حد تک کمی کا باعث بنتے ہیں اور اس سے براہ راست گلوبل وارمنگ کی شدت میں کمی ہوتی ہے۔

انسان اور ماحول کے باہمی تعلق کے بارے میں نظریات

انسان ماحول کے مقابلے میں کس حد تک آزاد ہے اس قسم کے سوالات پر بحث ومباحثے کے نتیجے میں انسان اور ماحول کے تعلق کے بارے میں جغرافیہ دانوں کے مختلف مکاتب فکر بنے۔ اور مختلف نظریات نے جنم لیا۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

ماحولیاتی جبر کا نظریہ (Enviornmental Determinism)

قدیم یونانی فلسفی ارسطو، رٹزل اور ایلن چرچل سیمپل اس نظریہ کے حامیوں میں خیال کیے جاتے ہیں۔ ان کے خیال میں طبعی ماحول ہی انسان کے رویوں کے تعین کرنے کا ذمہ دار ہے۔ اس نظریے میں چونکہ انسان کو ماحول کے ہاتھوں میں مجبور ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس لیے اس کا نام ''مجبور محض انسان'' والا نظریہ یا نظریہ ماحولیاتی جبر (Enviornmental Determinism) کا نام دیا جاتا ہے۔ اس نظریہ کے مطابق" انسان زمین کی پیداوار ہے" اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ انسان زمین پر رہتے ہوئے زمینی وسائل سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے دو چیزیں لیتا ہے۔ ایک خوراک (Food) اور دوسرا پناہ گاہ (Shelter)۔

ماحولیاتی جبر

تمام انسانی سرگرمیاں اور ثقافتی زندگی طبعی ماحول کے تابع ہے

ماحول انسان کی جملہ سرگرمیوں کو کنٹرول کرتا ہے، اور انسان کی تمام تر کارکردگی ماحول کے ہی تابع ہوتی ہے۔ ماحول، خوراک، لباس، رہن سہن، رسم ورواج، رسومات، مذہب، اخلاقیات، اقتصادیات اور معاشرہ تشکیل دیتا ہے، اور ماحول ہی کے زیر اثر مختلف قسم کی تہذیب وتمدن پروان چڑتے ہیں۔ دریائی وادیوں میں کھیتی باڑی، پہاڑی علاقوں میں معدنیات اور ساحلی علاقوں میں تجارتی سرگرمیاں ماحول کی ہی پیداوار ہیں۔ اور ماحول ہی کی بدولت انسان آج مختلف قوموں، علاقوں، نسلوں اور جغرافیائی خطوں میں بٹا ہوا ہے۔

امکانیت کا نظریہ (Possiblism)

فیبور (Febvre) نے ایک دوسرا نظریہ پیش کیا جسے بعد میں پال وائیڈل ڈی لا بلاشے (Paul Vidal de la Blache) نے ترویج دی۔ اس نظریہ کے مطابق کہ قدرتی ماحول انسانی عمل کے لیے ممکنہ راہیں فراہم کرتا ہے اور انسان ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لیتا ہے۔ اس نظریہ کو ''امکانیت کا نظریہ یا Possibilism'' کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق ماحول انسان پر حاوی نہیں ہے اس میں ممکنات پائے جاتے ہیں اور انسان اپنی ذہانت سے سائنس اور ٹیکنالوجی کی مدد سے ماحول کو اپنے لیے سازگار بنا سکتا ہے۔

مندرجہ بالا نظریات کے مطابق ماحول کو انسان پر برتری دی گئی ہے جب کہ قرآن پاک کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات پر فوقیت دی ہے۔ بلکہ ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ تمام اشیا انسان کے استعمال کے لیے تخلیق کی گئی ہیں۔ انیسویں اور بیسویں صدی میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی نے اسلام کے اس پیغام کی تصدیق کر دی ہے۔ خلا (Space) کی فتح، چاند پر قدم رکھنا، مریخ کی طرف تحقیقی مشن بھیجنا، نیوکلیئر انرجی کی ایجاد وغیرہ ان تمام باتوں نے ثابت کر دیا ہے کہ انسان طبعی ماحول پر حاوی ہو سکتا ہے، بشرطیکہ وہ علم حاصل کرے اور ٹیکنالوجی کا صحیح استعمال سیکھے اور اس کو عمل میں لائے۔ زمین پر رہنے والے بے شمار لوگ جو اب تک پسماندہ ہیں وہ علم کی روشنی

اسواں ڈیم، مصر

سے بے بہرہ ہونے، سائنس اور ٹیکنالوجی کے استعمال سے ناواقفیت کی بنا پر قدرتی ماحول کے تابع ہیں۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ انسان اپنی تکنیکی صلاحیتیں بڑھا کر بیابانوں کو آب پاشی کے نئے ذرائع سے سیراب کرنے، ریگستانوں کو سبزہ زار اور پہاڑوں میں بند باندھ کر دریاؤں کا رخ بدلنے پر قادر ہو گیا ہے۔ بظاہر قدرتی حالات انسانی سرگرمیوں کو کسی حد تک محدود کر دیتے ہیں لیکن آخر کار انسان ماحول پر اپنے اثرات ثبت کر لیتا ہے۔ انسان کے یہ اثرات بلاواسطہ بھی ہیں اور بالواسطہ بھی بلاواسطہ طور پر وہ بنجر زمینوں کو زرخیز بنا رہا ہے۔ پہاڑوں کی ڈھلانوں پر چبوترے بنا کر انھیں قابل کاشت بناتا ہے۔ بڑی بڑی مصنوعی جھیلیں بنا رہا ہے، جن

میں اپنی ضروریات کے لیے پانی ذخیرہ کرتا ہے۔ شاہراہیں اور ریلوے لائن بچھا کر دنیا کے دور افتادہ اور دشوار گزار علاقوں تک رسائی کے قابل بنا رہا ہے۔ دوسری طرف اس کی بعض سرگرمیاں غیر ارادی طور پر اور بالواسطہ انداز میں تبدیلیاں لا رہی ہیں۔ مثال کے طور پر بڑے بڑے شہروں میں ماحولیاتی آلودگی پیدا ہو جاتی ہے۔ جنگلات کے کاٹنے کی وجہ سے زمین کی کٹائی میں تیزی آ جاتی ہے۔ صنعتی کارخانوں کے قیام سے دریاؤں، سمندروں اور ہوا میں آلودگی کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔

یاد رہے کہ قدرت نے انسان اور اس کے ماحول کے درمیان تعلق میں توازن کا اہتمام کر رکھا ہے، جو ایکو سسٹم (Ecosystem) کہلاتا ہے۔ اس توازن میں کسی بھی طرح کا فرق آئے تو اس کے دور رس اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جس طرح سیلاب، زلزلے، عمل، آتش فشاں وغیرہ جیسے قدرتی عوامل سے جو تبدیلیاں آتی ہیں ان سے انسانی زندگی بری طرح سے متاثر ہوتی ہے۔ اسی طرح انسان ماحول میں آلودگی پیدا کر کے یا ماحول میں بے تحاشا تبدیلیاں لا کر مضر اثرات پیدا کر سکتا ہے۔

اب جب کہ انسانی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے ساتھ ساتھ انسان تکنیکی لحاظ سے دن بدن ترقی کرتا جا رہا ہے۔ نتیجتاً وقت گزرنے کے ساتھ انسان کا اپنے ماحول پر اثر زیادہ شدید اور وسیع تر بھی ہو سکتا ہے اور دنیا کے (Ecosystem) پر اس کی قدرت اور بڑھ سکتی ہے۔ یہ ہی چیز انسانی جغرافیہ کے ماہرین کے پیشِ نظر ہے کہ کس طرح انسان اور اس کے ماحول کے تعلق کو ایسے انداز میں برقرار رکھا جائے کہ دونوں ایک دوسرے کے لیے مفید ثابت ہوں جس کو Sustainable Developmet کہتے ہیں چونکہ ماحول کی بہتری انسان کی بہتری ہے اس لیے یہ سب کچھ انسان کے ہی بہترین مفاد میں ہوگا۔

اہم نکات

- ☆ جغرافیہ میں زمین اور اس کے گرد و نواح کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔
- ☆ ثقافتی جغرافیہ میں مختلف علاقوں کے باشندوں کی رسم رواج، عادات اطوار اور رہن سہن کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔
- ☆ دریائی علاقوں میں زراعت کی ابتدا 14000 سال پہلے موجودہ عراق میں ہوئی۔
- ☆ اِنسان اور اس کے قدرتی ماحول کا آپس میں کتنا گہرا رشتہ ہے۔
- ☆ قدرت نے انسان اور اس کے ماحول کے درمیان تعلق میں توازن کا اہتمام کر رکھا ہے، جو ایکو سسٹم (Ecosystem) کہلاتا ہے۔
- ☆ ماحول کی بہتری انسان کے بہترین مفاد میں ہے۔

مشقی سوالات

1۔ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- جغرافیہ کا آغاز ہوا:

(مصر سے   قدیم یونان سے   امریکہ سے   روم سے)

ii- انسانی جغرافیہ کو بھی کہا جاتا ہے:

(ثقافتی جغرافیہ   طبعی جغرافیہ   لسانی جغرافیہ   روایتی جغرافیہ)

iii- سیاسی جغرافیہ کی ابتدا ہوئی:

(1920ء میں   1940ء میں   1930ء میں   1950ء میں)

iv- انسانوں کا اکٹھے گھر بنا کر رہنا کہلاتا ہے:

(ماحول   رہائش   مسکن   بستی)

v- دنیا میں زراعت کا آغاز ہوا:

(14000 سال قبل   6000 سال قبل   5000 سال قبل   8000 سال قبل)

2۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i- جغرافیہ کا مفہوم بیان کریں۔

ii- انسانی جغرافیہ کی تعریف کریں۔

iii- ڈاکٹر قاضی سعید الدین احمد نے انسانی جغرافیہ کی تعریف کن الفاظ میں کی ہے؟

iv- علم جغرافیہ کی کون سی دو اہم شاخیں ہیں؟

v- نظریہ امکانیت کی تعریف کریں۔

vi- معاشی جغرافیہ سے کیا مراد ہے؟

3۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i- انسانی جغرافیہ کی تعریف اور اہمیت بیان کریں۔

ii- انسانی جغرافیہ کی مختلف شاخیں بیان کریں۔

iii- کرہ ارض کی بحیثیت انسانی مسکن وضاحت کریں۔

iv- انسان اور ماحول کے تعلق کے بارے میں مختلف نظریات کی وضاحت کریں۔

v- جغرافیائی عوامل آب و ہوا، پانی اور جنگلات وغیرہ کس طرح انسانی سرگرمیوں کو متاثر کرتے ہیں؟